أردو

حكم الاحتفال بالمولد النبوي

عيد ميلاد النبى

اور

اسلام

إعداد:

محمد سليم ساجد المدني

نشر و توزيع:

المكتب التعاونى للدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بغرب الديرة

ص.ب: ١٥٤٤٨٨ الرياض: ١١٧٣٦ هاتف: ٤٣٩١٩٤٢ فاكس: ٤٣٩١٨٥١

بسم الله الرحمن الرحیم

دین اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے، اس کے احکام وعقائد نہایت ہی واضح اور روشن ہیں، اس میں کسی قسم کی ترمیم وتنسیخ، تغییر وتبدیل اور حذف واضافہ کی کوئی گنجائش نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا﴾ (المائدۃ:۳)

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا، تم پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں اور تمہارے لئے میں نے دین اسلام کو پسند کیا"

نبی ﷺ فرماتے ہیں:

"تركت فيكم أمرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتابَ الله وسنتي"

"میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں تم جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے، ان دونوں میں سے ایک اللہ کی کتاب اور دوسری میری سنت ہے" (مؤطا مالک، مستدرک حاکم)

عہد رسالت سے لے کر خیر القرون کے اختتام تک اسلام کی مقدس تعلیمات بے حد پاکیزہ اور نہایت ہی صاف وشفاف تھیں، اس میں مشرکانہ رسم ورواج، باطل عقائد ونظریات اور بدعات وخرافات کی ذرہ برابر بھی آمیزش نہیں تھی، مگر یہود ونصاریٰ اور دیگر اسلام دشمنوں نے اپنے ناپاک عزائم اور منصوبوں کے تحت اسلامی عقائد وتعلیمات کو پامال کرنے کے لئے مسلمان درویشوں، گندے فقیروں اور ایسے شکم پرست مولویوں کو استعمال کیا جو مسلمانوں کو اسلام کے حوالے سے غیر اسلامی

باتیں سنا سنا کر انہیں اسلام کی بنیادی روح سے دور کرتے اور غیر اسلامی نظریات کے معتقد بناتے رہے، دشمنانِ اسلام کی پشت پناہی میں اسلامی عقائد کی تخریب کاری اس قدر ہونے لگی کہ بالآخر کتاب وسنت کی مقدس وپاکیزہ تعلیمات خود اپنے نام نہاد متبعین کے حیا سوز اور گھناؤنے اقدامات پر شرمانے لگیں۔

"کیا ویران کعبہ کو اسی کے پاسبانوں نے"

شرک وبدعت وہ زہریلے امراض ہیں جو سرطان (کینسر) کی طرح انسانی عقائد کے جسم میں پیوست ہو کر یقین واذعان کی ساری قوت کو زائل کر دیتے ہیں، انسان قرآن وحدیث کی روشن تعلیمات کو بالائے طاق رکھ کر توہمات وبدعات اور رسوم ورواج کی دہلیزوں پر غلطاں ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ شریعت اسلامیہ نے کتاب وسنت کو لازم پکڑنے اور شرک وبدعت سے دور رہنے کی نہایت ہی تاکید کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانتَهُوا﴾ (الحشر:۷)

"رسول تمہیں جس کا حکم دیں اس پر عمل کرو اور جس سے روکیں اس سے باز رہو"

دوسری جگہ فرمایا:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور:۶۳)

"جو لوگ رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہئے

کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آ پڑے یا کسی دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہو جائیں"

آپ ﷺ فرماتے ہیں:

"إياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار"

"دین میں نئی نئی رسموں سے پرہیز کرو، اس لئے کہ ہر نئی رسم بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام جہنم ہے" (صحیح مسلم)

ایک دوسری روایت میں ہے:

"من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردّ"

"جس نے دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی اسے رد کر دیا جائے گا" (صحیح بخاری ومسلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "اللہ تعالیٰ سے ڈرو، کتاب وسنت کی پیروی کو لازم پکڑو اور دین میں نئی نئی رسموں سے پرہیز کرو" (سنن الدارمی ۱/۶۶)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: "ہر بدعت گمراہی ہے، گرچہ لوگوں کی نظر میں اچھی لگے" (السنۃ للمروزی:۲۴)

اسی طرح امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کا فرمان ہے: "قول وعمل اور نیت اس وقت تک قابل قبول نہیں جب تک وہ سنتِ رسول کے موافق نہ ہوں" (تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ص:۱۱)

اور امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "نجات صرف اور صرف

کتاب وسنت کی پیروی میں ہے، تمام رسم ورواج اور بدعت سے دور رہو اور اپنے دینی معاملات میں کسی بدعتی سے مشورہ نہ لو“ (طبقات الحنابلہ لابن ابی یعلی: ۳۴۲/۱)

اسلام دشمنوں نے جن بدعات وخرافات کے ذریعہ اسلامی روح کو مکدر (گدلا) کرنے کی ناپاک کوشش کی ہے ان میں سرفہرست جشن میلاد النبی کے نام سے ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو کی جانے والی وہ بدعت ہے جو ساتویں صدی ہجری میں عیاش ومسرف بادشاہ کوکری بن اربل اور شکم پرور بدعتی مولوی عمر بن دحیہ کے باہم تعاون سے معرض وجود میں آئی۔

بادشاہ مظفر الدین کوکری بن اربل کے بارے میں علامہ ذہبی نقل کرتے ہیں: ”كان ينفق كل سنة على مولد النبي صلى الله عليه وسلم نحو ثلاث مائة ألف“ وہ ہر سال میلاد النبی پر تقریباً تین لاکھ روپے خرچ کیا کرتا تھا۔ (دول الاسلام، جلد ۲/۱۰۳، بحوالہ راہ سنت ۱۶۲)

مولوی عمر بن دحیہ کے بارے میں حافظ ابن حجر فرماتے ہیں: ”وہ ظاہری مسلک کا تھا، ائمہ دین اور سلف صالحین کے خلاف بدزبانی کرتا اور ان کی شان میں گستاخی کرتا تھا، گندی زبان کا حامل تھا، بڑا بیوقوف اور متکبر تھا، دین کے معاملات میں بڑا بے پرواہ اور کاہل تھا۔ (لسان المیزان، ۲۹۵/۴)

نبی کریم ﷺ کی تاریخ ولادت باسعادت کے تعین میں مورخین کا شدید اختلاف ہے اور اس میں دو رائے نہیں ہے کہ عید میلاد النبی کا قرونِ اولیٰ میں کوئی ثبوت نہیں ہے، نہ تھا اور نہ مورخین کسی ایک تاریخ پر متفق ہوتے جس میں جشن میلاد النبی منایا جاتا مگر چونکہ یہ ساتویں صدی کی پیداوار ہے اس لئے تاریخ کی تعیین میں اختلاف باقی رہا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ الفت ومحبت اور عقیدت عین ایمان ہے، آپ کی صحیح سنتوں اور صحیح احادیث پر عمل کرنا رحمت خداوندی کے نزول کا باعث ہے، ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ آپ ﷺ کی حالاتِ زندگی کو معلوم کرے اور ان کو مشعل راہ بنائے۔ کوئی وقت ایسا نہیں جس میں آپ کی زندگی کے حالات کو بیان کرنے اور سننے کی ممانعت ہو، پھر ربیع الاول کی بارہویں تاریخ کو مقرر کرکے اس میں جشن منانا، محفل ومجلس سجانا، جلوس نکالنا، مبالغہ آمیز حکایات بیان کرنا اور اس دن خاص طور سے فقراء ومساکین کو کھانا کھلانا وغیرہ کیا معنیٰ رکھتا ہے؟ جب کہ خود آپ ﷺ، صحابہ کرام اور اہل خیر القرون نے ایسا کیا اور نہ ہی اس کی ترغیب دی، نبوت کے بعد آپ ﷺ ۲۳ سال باحیات رہے، پھر آپ کے بعد ۳۰ سال تک خلافتِ راشدہ کا دور رہا، تقریباً دوسو بیس سال تک اتباعِ تابعین کا دور تھا، الفت ومحبت سے ان کے دل معمور تھے، اطاعت وفرمانبرداری سے ان کے سینے موجزن تھے، احترام وتعظیم اور ایثار وہمدردی کا جو نمونہ انہوں نے پیش کیا اس کی مثال تاریخ پیش کرنے سے قاصر ہے، مگر ان سب کے باوجود ان سے عید میلاد النبی منانے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا، آخر جو کام خیر القرون میں کارِ ثواب اور مبارک نہ تھا وہ آج کیسے کارِ ثواب اور مبارک ہوگیا؟

عید میلاد النبی سے متعلق جو فوائد وبرکات بدعتی حضرات پیش کرتے ہیں وہ اس وقت بھی تھے مگر پھر بھی انہوں نے عید میلاد النبی کی کوئی محفل نہیں سجائی، واضح رہے کہ جو کچھ آپ ﷺ نے اور اہل خیر القرون نے کہا اور کیا وہی دین ہے اور جو چیز رسول کریم ﷺ اور صحابہ کرام کے عہد میں دین نہیں تھی وہ ان کے بعد بھی دین نہیں ہوسکتی، بلکہ سراسر گمراہی اور ضلالت ہے:

﴿فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ فَأَنَّىٰ تُصْرَفُونَ﴾ (یونس: ۳۲)

”پس حق کے بعد بجز گمراہی کے اور کیا رہ گیا پھر تم کہاں پھرے جاتے ہو“

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”جس نے اسلام میں کوئی بدعت ایجاد کی جسے وہ اچھا سمجھتا ہے تو گویا کہ اس کا گمان ہے کہ آپ ﷺ نے رسالت کی ادائیگی میں خیانت کی ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کردیا......“ پس جو چیز اس وقت دین نہ تھی آج بھی ہرگز دین نہیں ہوسکتی۔ (الاعتصام للشاطبی: ۳۴/۱)

حافظ ابوبکر بغدادی حنفی اپنے فتاویٰ میں لکھتے ہیں: ”عید میلاد النبی سلف سے منقول نہیں ہے اور جو کام سلف نے نہیں کیا ہو اس میں کوئی بھلائی نہیں“

علامہ عبدالرحمٰن مغربی حنفی فرماتے ہیں: ”جشن میلاد النبی منانا بدعت ہے، نہ تو آپ ﷺ، خلفائے راشدین اور ائمہ مجتہدین نے خود اس کو کیا اور نہ اس کا حکم دیا“ (الشرعۃ الالٰہیہ بحوالہ راہ سنت از محمد سرفراز خان، ص: ۱۶۴)

علامہ ابن امیر الحاج مالکی لکھتے ہیں: ”لوگوں کی ان بدعتوں اور نو ایجاد باتوں میں سے جن کو وہ بڑی عبادت سمجھتے ہیں اور جن کے کرنے کو شعائر اسلامیہ کا اظہار کہتے ہیں ایک مجلس میلاد بھی ہے جس کو وہ ماہ ربیع الاول میں کرتے ہیں اور واقعہ یہ ہے کہ بہت سی بدعات ومحرمات پر مشتمل ہے، یہ دین کے اندر ایک جدید امر کا اضافہ کرنا ہے جو سلف صالحین کے عمل میں نہ تھا، حالانکہ اسلاف کے نقش قدم پر چلنا اور ان کی پیروی کرنا ہی زیادہ بہتر ہے“ (مدخل ابن الحاج، جلد ۱، ص ۸۵)

اسی طرح امام نصیر الدین شافعی نے رشاد الاخیار صفحہ ۲۰ میں اور شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ نے اپنے فتاویٰ جلد ۱ ص: ۳۱۲ اور اقتضاء الصراط المستقیم، ص: ۲۹۴ میں جشن میلاد کی شدید مذمت کی ہے۔

علامہ احمد بن محمد مصری مالکی فرماتے ہیں: ''چاروں مذہب کے علماء اس عمل میلاد کی مذمت پر متفق ہیں'' (القول المعتمد بحوالہ راہ سنت از محمد سرفراز خان، ص: ۱۶۵)

بے حد افسوس ہے کہ شرک وبدعات اور رسم ورواج سے روکنے والی کتاب وسنت کو مشعل راہ بنانے والی اور پوری دنیا کو حق کی راہ دکھانے والی جماعت کو شر پسندوں اور اسلام دشمنوں کی طرف سے گستاخ رسول کہا جاتا ہے، انہیں طرح طرح کے برے القاب سے نوازا جاتا ہے، ان پر گمراہ صوفیوں، جھوٹے پیروں، مکار عاشقوں اور پیٹ پرست ملاؤں کی جانب سے کفر وارتداد کے ناپاک فتوے لگائے جاتے ہیں جو درحقیقت نہایت ہی شرمناک اور حیا سوز امر ہے، خیر یہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ تاریخ شاہد ہے کہ ہر دور میں باطل پرستوں نے حق اور اہل حق کے خلاف اپنی ناپاک اور گندی زبانوں کو استعمال کیا ہے تاکہ عوام الناس کو اپنے جال میں پھنسائے رکھیں۔

تعجب ہے ان حضرات پر جو ہر قول وعمل میں اپنے ائمہ کے طریقۂ کار کو مقدم رکھتے ہیں، ان کے دامن کو چھوڑنا گوارہ نہیں کرتے، مگر جہالت کا برا ہو کہ رسوم وبدعات کے میدان میں یہ اپنی خواہشات کی پیروی کرکے اپنے اماموں سے بھی دس قدم آگے بڑھ گئے، اور اپنے شرمناک اجتہاد اور حیا سوز عیاری ومکاری کے ذریعہ ائمہ دین کی فقاہت وذہانت کو شرمندہ کردیا۔

میرے بھائیو! کتاب وسنت اور سلف صالحین کے طریقے کو لازم پکڑو، شرک وبدعات سے پہلی فرصت میں توبہ کرلو، خدانخواستہ اگر تمہاری

موت شرک وبدعت کی حالت میں ہوئی تو روز محشر پیاس کی شدت میں نبی ﷺ کے حوضِ کوثر سے سحقاً سحقاً کرکے دھتکار دیئے جاؤگے، نبی کے دامن سے مچلنے کا وہاں تمہیں موقع نہیں دیا جائے گا، اور پھر شرم وخجالت اور ذلت ورسوائی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

آہ! آج تم شرک وبدعات سے روکنے والوں، عید میلاد کے خلاف آواز اٹھانے والوں کو گستاخ رسول کہتے ہو، آخر بتاؤ ان صحابہ کرام کو کیا کہوگے جنہوں نے کبھی عید میلاد النبی نہیں منائی، ان تابعین اور محدثین عظام کو کیا کہوگے جن سے عید میلاد کی محفل سجانے کا کوئی ثبوت نہیں، ان ائمہ دین کو کیا کہوگے جنہوں نے کبھی عید میلاد کی کوئی مجلس نہیں سجائی۔

اگر حقیقت کے کھل جانے کے باوجود تم قرآن وسنت سے بغاوت کرکے یونہی شرک وبدعات میں ملوث ہوکر تیسری عید منانے پر مصر رہے تو اللہ کا اعلان سن لو:

﴿فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ﴾ (النور: ۶۳)

''جو لوگ رسول کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں انہیں ڈرتے رہنا چاہیے کہ کہیں ان پر کوئی زبردست آفت نہ آپڑے یا کسی دردناک عذاب میں مبتلا نہ ہوجائیں''

مذکورہ بالا سطور سے جشن میلاد کی حقیقت پوری طرح واضح ہوچکی، مزید افادہ کے لئے ذیل کی سطور میں مولانا عبدالقدوس سلفی کا تیار کردہ مفید ومدلل مکالمہ اختصار وتصرف کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، امید ہے کہ قارئین توجہ فرمائیں گے:

میلادی: السلام علیکم۔

سلفی: وعلیکم السلام۔سنایئے آج کیسے صبح صبح آگئے، دکان پر نہیں گئے کیا؟

میلادی: آج تو عید میلاد النبی ہے، بازار، دکانیں بند ہیں۔

سلفی: اچھا تو آپ آج عید منا رہے ہیں۔

میلادی: کیا آپ نہیں منا رہے ہیں؟

سلفی: عیدیں تو اسلام میں صرف دو ہی ہیں، عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔

میلادی: یہ تیسری عید بھی تو ہے جسے عید میلاد النبی کہتے ہیں۔

سلفی: اچھا آپ ذرا یہ بتائیں یہ جو تیسری عید ہے، کیا اس عید والے دن عیدگاہ جا کر نماز عید ادا کی جاتی ہے؟

میلادی: عید میلاد النبی کی نماز تو ہوتی ہی نہیں۔

سلفی: باقی دو عیدوں کی نمازیں پھر آپ کیوں پڑھتے ہیں؟

میلادی: وہ تو پڑھنی چاہئیں۔

سلفی: کیوں پڑھنی چاہئیں؟

میلادی: اس لئے کہ ان کے پڑھنے کا حکم ہے۔

سلفی: کیا عید میلاد النبی کی نماز پڑھنے کا حکم نہیں؟

میلادی: نہیں ہوگا اس لئے تو کوئی نہیں پڑھتا۔

سلفی: کیا عید میلاد النبی منانے کا کہیں حکم ہے؟

میلادی: سنا تو نہیں کہیں حکم ہو، لیکن منع بھی تو نہیں۔

سلفی: کیا اس کی نماز عید منع ہے؟

میلادی: منع تو وہ بھی نہیں ہے۔

سلفی: پھر آپ کیوں نہیں پڑھتے؟

میلادی: آپ کہنا کیا چاہتے ہیں؟

سلفی: میں بتانا یہ چاہتا ہوں کہ اسلام میں اس عید کا کوئی ثبوت نہیں، اگر یہ عید اسلام میں ہوتی تو باقی دو عیدوں کی طرح اسکی نماز بھی ہوتی، اس کی فضیلت حدیث میں پائی جاتی، اللہ کے رسول اس کے احکام اور مسائل کو بیان فرمائے ہوتے۔

میلادی: جو لوگ یہ عید مناتے ہیں کیا وہ غلطی کرتے ہیں؟

سلفی: اسلام مسلمانوں کے عمل کا نام نہیں، اسلام قرآن وحدیث کا نام ہے، جو بات قرآن وحدیث سے ثابت ہے وہ دین ہے، جو ثابت نہیں وہ دین نہیں۔اگر کوئی اس کو دین بناتا ہے تو وہ دین میں اضافہ کرتا ہے جو ایک سنگین جرم ہے، اسی کو بدعت کہتے ہیں۔آپ ﷺ نے اپنی امت کو بدعت سے بہت ڈرایا ہے۔

میلادی: کیا صحابہ اور تابعین کے زمانہ میں یہ عید کوئی مناتا تھا؟

سلفی: سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، صحابہ و تابعین کے بعد کسی امام ومحدث نے بھی یہ عید نہیں منائی، اہل سنت کے چاروں اماموں نے تو اس عید کا نام ہی نہ سنا تھا۔

میلادی: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک مسلمان اللہ کے رسول سے محبت بھی کرتا ہو اور آپ کی پیدائش کا دن خاموشی سے گزار دے۔

سلفی: ایسا ہوسکتا ہے اور ہوا ہے۔آپ کبھی کسی تاریخ میں نہیں دکھا سکتے کہ صحابہ وتابعین اور ائمہ سلف نے یہ عید منائی ہو۔نبی ﷺ سے محبت کتاب وسنت پر عمل کرنے سے ظاہر ہوتی ہے نہ کہ عید منانے سے۔

میلادی: عیسائی اپنے نبی کی پیدائش پر کرسمس (عید میلاد) مناتے ہیں، ہمارے نبی کی شان تو سب سے اعلیٰ ہے، ہم مسلمان اپنے نبی کا یوم پیدائش کیوں نہ منائیں؟

سلفی: عیسائی تو اپنے نبی کو خدا کا بیٹا بھی کہتے ہیں، کیا عیسائیوں کی ریس میں ہم اپنے نبی کو خدا یا خدا کا بیٹا بنالیں۔میرے بھائی! عیسائی کو قرآن وحدیث نے اسی لئے تو گمراہ قرار دیا ہے کہ وہ سب کچھ اپنے نبی کی تعلیمات کے خلاف کرتے ہیں، کرسمس منانا عیسائیوں کا اپنا مذہب ہے یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیم نہیں ہے۔

میلادی: عید میلاد النبی کوئی فضول رسم ہے؟

سلفی: اگر یہ اچھا کام تھا تو پھر رسول ﷺ اور آپ کے صحابہ نے کیوں نہ کیا، کیا اس زمانے میں وسائل کی کمی تھی، جو لوگ دو عیدیں مناسکتے تھے ان کو تیسری عید منانے میں کیا حرج تھا؟

میلادی: صحابہ کے زمانے میں تو بہت سے کام نہیں ہوتے تھے جو آج کل ہوتے ہیں، آج ہم گاڑیوں اور ہوائی جہازوں پر سفر کرتے ہیں، آپ صحابہ کرام والے اسلام پر عمل کرتے ہوئے گدھوں اور گھوڑوں پر سفر کیا کریں۔

سلفی: میرے بھائی! سائنسی ایجادات سے اسلام میں ملاوٹ نہیں ہوتی، مذہبی ایجادات سے اسلام ملاوٹی ہوتا ہے۔

نبی ﷺ فرماتے ہیں:

"من أحدث في أمرنا هذا ما ليس منه فهو ردّ"

''جس نے دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی اسے رد کر دیا جائے گا'' (صحیح بخاری ومسلم)

حافظ ابن حجر اس کی تشریح میں لکھتے ہیں: "والمراد أمر الدين" اس سے دین کا امر مراد ہے، یعنی جس نے دین کے اندر کوئی نئی رسم نکالی تو وہ مردود ہوگی۔ (فتح الباری ۵/۳۲۲)

اس سے واضح ہوگیا کہ ہر احداث برا اور مردود نہیں ہے بلکہ وہ بدعت اور احداث مردود ہے جس کا تعلق دین اور دینی معاملات سے ہو، اور اسے دین کا کام اور کارِ ثواب سمجھ کر کیا جائے، لہٰذا جتنی بدعتیں لوگوں نے دین کے اندر نکالی ہیں وہ تمام کے تمام مردود ہیں۔

میلادی: پھر آپ بچے کی پیدائش پر خوشی کیوں مناتے ہیں؟

سلفی: خوشی منانے اور خوش ہونے میں فرق ہے۔ بچے کی پیدائش پر ہر انسان فطری طور پر خوش ہوتا ہے نہ کہ مذہبی طور پر، جہاں تک خوشی منانے کا تعلق ہے تو اس کے لئے شریعت نے ساتویں دن عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے، جس کام کے کرنے کا شریعت حکم دے وہ تو دین ہے، اب آپ بتائیں کہ بارہ ربیع الاول کو عید منانے کا حکم شریعت نے دیا ہے یا کوئی ترغیب دلائی ہے؟ ہرگز نہیں، پھر بچے کی پیدائش پر خوشی تو صرف ایک دفعہ منائی جاتی ہے ہر سال نہیں۔ کیا حضورﷺ ہر سال بارہ ربیع الاول کو پیدا ہوتے ہیں؟ بچے کی پیدائش پر خوشی بھی ساتویں دن منائی جاتی ہے اس کی پیدائش کے دن نہیں، اور وہ بھی ایک مرتبہ ہر سال نہیں۔

میلادی: کہتے ہیں کہ ابولہب نے آپ کی پیدائش پر لونڈی کو آزاد کیا تھا۔

سلفی: وہ اس لئے کہ ابولہب کو اپنے بھتیجے کی پیدائش پر خوشی ہوئی تھی، اس نے لونڈی اس لئے آزاد نہیں کی تھی کہ ایک رسول دنیا میں تشریف لائے ہیں، یہ بات اتنی پسندیدہ تھی تو کیا آپﷺ نے نبوت کے اعلان کے

بعد کبھی بھی ابولہب کی اس سنت کو زندہ کرنے کا حکم دیا؟ ابولہب نے تو دنیا کے عام رواج کے مطابق خوشی منائی، بچہ تو کسی بھی گھر پیدا ہو خوشی ضرور ہوتی ہے، ابولہب کا لونڈی آزاد کرنا اس لئے نہیں تھا کہ وہ اس دن کو عید تصور کرتا تھا۔ اگر ابولہب کو اپنے بھتیجے کی نبوت سے محبت ہوتی تو وہ آپ کے ساتھ بدترین عداوت کا مظاہرہ نہ کرتا اور نہ اس کی اور اس کی بیوی کی مذمت میں قرآن کی ایک پوری سورت نازل ہوتی، پھر اگر ابولہب کے عمل کو عید میلادالنبی کی دلیل شمار کیا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ عید میلادالنبی سنتِ نبوی تو نہیں البتہ سنتِ ابولہبی ضرور ہے۔

میلادی: سنا ہے کہ آنحضرتﷺ کی صحیح تاریخ پیدائش میں مؤرخین کا اختلاف ہے، آخر حقیقت کیا ہے؟

سلفی: اللہ تعالیٰ نے جان بوجھ کر انہیں ایک دن پر متفق نہیں کیا تاکہ اسلام کے خالص ہونے کی دلیل قائم رہے، لوگ اس بدعت سے بچے رہیں، یہی تو ہم اب تک کہتے ہیں کہ یہ دن پہلے زمانوں میں نہیں منایا جاتا تھا بعد میں ایجاد ہوا ہے، اگر بارہ ربیع الاول کا دن کسی بھی حیثیت سے آپﷺ یا بعد میں کسی زمانے میں منایا جاتا رہا ہوتا تو سارے مسلمان آپ کی تاریخ پیدائش پر متفق چلے آتے۔

میلادی: چلئے مان لیا کہ آنحضرتﷺ کی پیدائش شروع سے نہیں منائی جاتی تھی لیکن اب جدید سائنسی دور میں بھی یہ تحقیق نہیں ہوسکی کہ آپ کی صحیح تاریخ پیدائش کیا ہے؟

سلفی: دیکھئے تاریخ وفات پر تمام مؤرخین کا اتفاق ہے کہ وہ بارہ ربیع الاول ہی ہے، لیکن آپ کی صحیح تاریخ پیدائش کے بارے میں جدید تحقیق تو یہی

کہتی ہے کہ وہ نو ربیع الاول ہے۔ قاضی سلیمان کی رحمت للعالمین اور مولانا شبلی نعمانی کی سیرت النبی میں یہ ساری تحقیق موجود ہے۔

میلادی: آخر یہ عید میلادالنبی آئی پھر کہاں سے؟

سلفی: یہ تو عید منانے والے ہی بتائیں کہ اس کی تاریخ پیدائش کیا ہے، بہرحال یہ بات تو مسلّم ہے کہ عہدِ رسالت سے ائمہ ومحدثین کے زمانے تک اس کا نام ونشان بھی نہ تھا۔

میلادی: یہ تو واقعی ہم زیادتی کرتے ہیں، جبکہ ان بزرگوں نے یہ عید نہیں منائی تو پھر ہم کیوں منائیں۔

سلفی: جزاک اللہ۔ اب آپ سمجھے میری بات۔

میلادی: بات تو آپ کی سمجھ گیا ہوں، اچھا اب یہ بھی وضاحت فرما دیجئے کہ جو لوگ عید میلاد مناتے ہیں ان میں جذبہ اور نیت تو نیک ہی ہوتی ہے اور حدیث میں ہے:

"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے"

سلفی: میرے بھائی! بدعت تو کہتے ہی اس عمل کو ہیں جو نیک نیتی سے کی جائے، مگر عمل بذاتِ خود غلط ہو تو وہ قبول نہیں ہوتا۔ اللہ کے ہاں عمل کی قبولیت کے لئے نیک نیتی کے ساتھ ساتھ عمل کا سنت کے مطابق ہونا بھی شرط ہے ورنہ وہ عمل برباد ہے۔ قرآن وحدیث میں جگہ جگہ اس کی صراحت موجود ہے۔

میلادی: کیا عید میلادالنبی کا بالکل کوئی ثواب نہیں؟

سلفی: بھائی! جب اس کا وجود اسلام میں نہیں تو یہ کارِ ثواب کیسے ہوسکتا ہے، یہ تو بدعت ہے، دین میں اضافہ کوئی معمولی جرم نہیں، آپ تو

ثواب کی بات پوچھتے ہیں، قیامت کے دن تو ایسے لوگوں کو حوض کوثر سے پانی بھی نصیب نہ ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ خود ان لوگوں کو قریب نہیں آنے دیں گے۔

سنئے! حدیث میں آتا ہے، حضور ﷺ فرماتے ہیں:

''قیامت کے روز میں حوض کوثر سے اپنے امتیوں کو پانی پلا رہا ہوں گا، میری امت کے کچھ لوگوں پر فرشتے لاٹھی چارج کررہے ہوں گے، (حالانکہ ان کے ہاتھ پاؤں وضو کی وجہ سے چمک رہے ہوں گے) میں پوچھوں گا ان کا کیا قصور ہے؟ انہیں میری طرف آنے دو، یہ میرے امتی ہیں، جواب ملے گا: اے محمد (ﷺ)! آپ نہیں جانتے کہ آپ کے بعد انھوں نے دین میں تبدلیاں کردی تھیں، یہ سن کر حضور خود فرمائیں گے: انہیں دور لے جاؤ، انہیں دور لے جاؤ، اس لئے کہ ان لوگوں نے میرے بعد میرے دین میں رسم و رواج اور تبدلیاں کیں''

میلادی: واقعی معاملہ تو بڑا خطرناک ہے، آپ نے مجھے یہ حدیث سنا کر بہت زیادہ ڈرا دیا ہے، آپ کی بڑی نوازش کہ آپ نے مجھے راہِ حق کی رہنمائی فرمائی۔ ان شاء اللہ میں اپنے دوست واحباب کی بھی صحیح رہنمائی کروں گا تاکہ وہ تمام بدعات وخرافات سے تائب ہوکر کتاب سنت پر گامزن رہیں۔

سلفی: اللہ تعالیٰ ہم سب کو نیک اعمال کی توفیق بخشے۔ آمین۔